بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

فی پرچہ ۲ آنے

یوم: جمعہ ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ — ۱۷ فتح ۱۳۳۳ ہش ★ ۱۷ دسمبر ۱۹۵۴ء — نمبر ۲۲۸

لاہور اور امرتسر کے راستہ اب تک اٹھارہ ہزار مسافر سفر کر چکے ہیں

نئی دہلی ۱۷ دسمبر۔ جب سے لاہور اور امرتسر کے درمیان ٹرین سروس شروع ہوئی ہے۔ اٹھارہ ہزار مسافر اس راستہ سے سفر کر چکے ہیں۔ آج ہندوستان کی پارلیمنٹ میں ریلوں کے محکمہ کے نائب وزیر نے اس کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا۔ اس عرصہ میں آٹھ ہزار مسافر ہندوستان سے پاکستان اور دس ہزار مسافر پاکستان سے ہندوستان گئے۔

مرکزی اعلیٰ ملازمتوں کی کلاس

لاہور ۱۷ دسمبر۔ پنجاب یونیورسٹی اگلے ماہ کی پانچ تاریخ سے مرکزی اعلیٰ ملازمتوں کی کلاس کا اگلا سیشن شروع کر رہی ہے۔ یہ کلاس جنوری سے جون تک اور اکتوبر سے دسمبر تک لاہور میں رہتی ہے۔ اور جولائی سے ستمبر تک مری میں جاری رہتی ہے۔

قبرص کے متعلق یونان کی درخواست کے استرداد کیخلاف یونان میں طلبہ زبردست ہنگامے

پانچ ہزار طلبہ نے امریکی محکمہ اطلاعات کی لائبریری پر حملہ کر دیا۔ امریکی سفارتخانہ کی طرف سے زبردست احتجاج

ایتھنز ۱۶ دسمبر۔ اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی نے قبرص کے متعلق یونان کی درخواست کو رد کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے آج شمالی یونان میں سالونیکا کے مقام پر اس کے خلاف طلبہ نے زبردست مظاہرے کئے تقریباً پانچ ہزار طلبہ نے امریکی محکمہ اطلاعات کی لائبریری پر حملہ کر دیا ایک اور مقام پر طلبہ اور پولیس کے درمیان جھڑپ میں اکیس طلبہ اور ایک پولیس کا سپاہی زخمی ہو گیا ادھر یونان میں امریکی سفیر نے شمالی یونان کے امریکی قونصل جنرل کو ہدایت کی ہے کہ محکمہ اطلاعات کو طلبہ کے حملہ سے جو نقصان پہنچا ہے اس کے خلاف وہ شمالی یونان کے گورنر سے سخت احتجاج کریں۔ قونصل جنرل کو یہ ہدایت بھی دی گئی ہے کہ وہ گورنر سے نقصان کا معاوضہ بھی طلب کریں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ربوہ ۱۵ دسمبر۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پانچ چھ روز سے گردے میں درد ہے۔ احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل دعائیں جاری رکھیں۔

روس ایٹمی ہتھیاروں میں زبردست اضافہ کر رہا ہے

معاہدہ شمالی اوقیانوس کے ادارے کے شعبہ سراغرسانی کی رپورٹ

پیرس ۱۶ دسمبر معاہدہ شمالی اوقیانوس کے ادارے کے سراغ رسانی کے شعبے نے یہ رپورٹ پیش کی ہے۔ کہ روس انتہائی ترجیحی پروگرام کے تحت ایٹمی ہتھیاروں میں زبردست اضافہ کر رہا ہے۔ یہ رپورٹ شمالی اوقیانوس کے وزراء کی کونسل کے آئندہ اجلاس میں پیش کی جائے گی۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ روس کی اس تیاری کے باوجود اجتماعی ہلاکت کے ہتھیاروں بالخصوص ہائیڈروجن بم کی تیاری میں مغربی یورپ کو فوقیت حاصل ہے۔ مغربی یورپ کو ایٹمی ہتھیاروں میں بھی فوقیت حاصل ہے۔

پاکستان سائنس کانفرنس میں غیر ملکی سائنسدانوں کی شرکت

کراچی ۱۶ دسمبر۔ برطانیہ۔ ترکی اور جاپان کے نو ممتاز سائنسدانوں نے ساتویں پاکستان سائنس کانفرنس میں شرکت کی دعوت منظور کر لی ہے یہ کانفرنس آئندہ ماہ بہاولپور میں منعقد ہوگی۔

مسٹر اونو برما روانہ ہو گئے

پیکنگ ۱۶ دسمبر۔ برما کے وزیراعظم مسٹر اونو جو چین کے سرکاری دورہ پر گئے ہوئے تھے۔ آج بذریعہ ہوائی جہاز کینٹن سے رنگون واپس روانہ ہو گئے۔

مارشل ٹیٹو بمبئی پہنچ گئے

بمبئی ۱۶ دسمبر۔ یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو ہندوستان کا دورہ کرنے کے لئے آج صبح بمبئی پہونچے۔ جن لوگوں نے ان کا استقبال کیا ان میں نائب وزیرخارجہ مسٹر چندرا بھی تھے۔

عراق اور برطانیہ کا معاہدہ ختم کرنیکی کوشش

بغداد ۱۶ دسمبر۔ عراق کے وزیراعظم نوری السعید نے اس ارادہ کا پھر اظہار کیا ہے کہ ۱۹۵۷ء میں عراق اور برطانیہ کے معاہدہ کے ختم ہونے سے پہلے ہی عراق اس معاہدہ کو ختم کرنے کی کوشش کرے گا۔ انہوں نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں برطانیہ کو بھی اپنے اس ارادہ سے مطلع کر چکا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنی کوششوں کا نتیجہ فروری یا مارچ میں بتاؤں گا۔

کراچی کی بندرگاہ کی تعمیر و ترقی

کراچی ۱۶ دسمبر۔ کراچی کی بندرگاہ کو ترقی دینے کے لئے بندرگاہ کی مشرقی گودیوں کی تعمیر و ترقی کی ایک سکیم شروع کی جانیوالی ہے اس سکیم پر سات کروڑ اسی لاکھ روپیہ خرچ آئے گا۔ کراچی پورٹ ٹرسٹ اس سکیم کے متعلق عنقریب کام شروع کر دے گا۔

کمیٹی نے سفارشات مکمل کر لیں

کراچی ۱۶ دسمبر۔ مغربی پاکستان کے مجوزہ صوبہ کے نظم و نسق کے متعلق ماہروں کی سفارشات پر غور کرنے کے لئے گورنروں۔ وزراء اعلیٰ اور والیان ریاست کی کانفرنس نے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس کے آج دو اجلاس ہوئے۔ جن میں سفارشات کے متعلق فیصلے مکمل کئے گئے۔ کل کمیٹی کانفرنس کے اجلاس میں اپنی قطعی رپورٹ پیش کر دے گی۔

سندھ چیف کورٹ میں مسٹر چندریگر نے بحث شروع کر دی

کراچی ۱۶ دسمبر۔ آج تیسرے پہر مسٹر تمیزالدین کے وکیل مسٹر چندریگر نے اپنے مؤکل کی اس درخواست کی حمایت میں بحث شروع کی۔ جس میں گورنر جنرل کے ۲۴ اکتوبر کے فرمان کے جواز کے متعلق اعتراض کیا گیا ہے۔ مسٹر چندریگر نے برطانوی دور کے آئینی ارتقاء کا ذکر کیا۔ اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ برطانوی حکومت نے جاتے ہوئے مسلم لیگ اور کانگرس کے سیاست دانوں کو کامل اختیار دئے تھے۔ انہوں نے اس سلسلہ میں سابق وزیراعظم انگلستان مسٹر ایٹلی کے ۲۰ فروری ۱۹۴۷ء کے بیان کا ذکر کیا۔ جس میں انہوں نے کہا تھا۔ کہ آئندہ دستور بنانا خود ہندوستان کے لوگوں کا کام ہے۔

سہروردی اور فضل الحق کی گورنر جنرل سے ملاقات

کراچی ۱۶ دسمبر۔ عوامی لیگ کے لیڈر مسٹر سہروردی نے آج پھر گورنر جنرل سے ملاقات کی۔ وزیراعظم مسٹر محمد علی بھی اس ملاقات کے وقت موجود تھے۔ مشرقی بنگال کے سابق وزیراعلیٰ مسٹر اے کے فضل الحق نے بھی آج گورنر جنرل سے ملاقات کی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

پروگرام جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ ۱۹۵۴ء

نوٹ:- اس سے پہلے جو پروگرام الفضل میں شائع کیا گیا تھا۔ اسے اب منسوخ سمجھا جائے۔

۲۶-۲۷-۲۸ر دسمبر۔ اتوار۔ سوموار۔ منگل

پہلا دن

پہلا اجلاس ۲۶ر دسمبر۔ بروز اتوار

۹-۱۵ سے ۹-۴۵ — تلاوت قرآن کریم و نظم

۹-۴۵ " ۱۰-۱۵ — افتتاحی تقریر و دعا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

۱۰-۱۵ " ۱۱-۰۵ — ذکر حبیبؑ — چوہدری فتح محمدؐ صاحب سیال ایم۔ اے سابق مبلغ انگلستان

۱۱-۰۵ " ۱۱-۴۵ — قیام پاکستان کا پس منظر — مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے سابق امام مسجد لندن

دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر و عصر

۱-۴۵ سے ۲-۰۰ — تلاوت قرآن کریم و نظم

۲-۰۰ " ۲-۴۵ — حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ — میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی

۲-۴۵ " ۳-۳۰ — بین الاقوامی کشمکش کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں — صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے آکسن پرنسپل ٹی۔ آئی کالج ربوہ

دوسرا دن

پہلا اجلاس۔ ۲۷ر دسمبر۔ بروز سوموار

۹-۱۵ سے ۹-۳۰ — تلاوت قرآن کریم و نظم

۹-۳۰ " ۱۰-۱۵ — مذہبی رواداری کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسوۂ حسنہ — الحاج صاحبزادہ میاں عبدالمنان صاحب عمر ایم۔ اے

۱۰-۱۵ " ۱۱-۰۵ — احمدیت پر اعتراضات کے جوابات — ملک عبدالرحمان صاحب خادم ایڈووکیٹ گجرات

۵ منٹ — وقفہ برائے اعلانات

۱۱-۰۵ سے ۱۱-۴۵ — فضائل قرآن کریم بمقابلہ کتب دیگر ادیان — مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعۃ المبشرین و کلی مبلغ فلسطین

دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر و عصر

۱-۴۵ سے ۲-۰۵ — تلاوت قرآن کریم و نظم

۲-۰۵ " — تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

تیسرا دن

پہلا اجلاس۔ ۲۸ر دسمبر۔ بروز منگل

۹-۱۵ سے ۹-۳۰ — تلاوت قرآن کریم و نظم

۹-۳۰ " ۱۰-۱۵ — نزولِ مسیح والمہدی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کا مصداق کون ہے — مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد لندن

۵ منٹ — وقفہ برائے اعلانات

۱۰-۲۰ سے ۱۱-۰۵ — عقیدہ وجود باری تعالےٰ پر اہل نفسیات کے اعتراضات اور اُن کے جوابات — جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے صدر شعبہ فلاسفی یونیورسٹی کراچی

۱۱-۰۵ " ۱۱-۴۵ — شانِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم — قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری پرنسپل جامعہ احمدیہ

دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر و عصر

۱-۴۵ سے ۲-۰۵ — تلاوت قرآن کریم و نظم

۲-۰۵ " — تقریر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

پروگرام شب بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء

۲۶ر دسمبر بروز اتوار

زیر صدارت جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر

۷-۰۰ سے ۷-۱۵ تک — تلاوت قرآن کریم و نظم

۷-۱۵ " ۷-۲۵ " — احمدیت انڈونیشیا میں — صالح شبیبی صاحب آف انڈونیشیا

۷-۲۵ " ۷-۳۵ " — اسلام برٹش گی آنا میں — رحیم بخش صاحب آف برٹش گی آنا

۷-۳۵ " ۷-۴۵ " — احمدیت مشرقی افریقہ میں — عمر العبیدی صاحب مشرقی افریقہ

۷-۴۵ " ۷-۵۵ " — احمدیت گولڈ کوسٹ میں — عبدالوہاب صاحب آف گولڈ کوسٹ

۷-۵۵ " ۸-۰۵ " — اسلام چین میں — محمد ادریس صاحب وانگ چینی

۸-۰۵ " ۸-۱۵ " — احمدیت عدن میں — محمود شبوطی صاحب آف عدن

نوٹ ۱:- پروگرام میں تبدیلی کا اختیار ناظر دعوۃ و تبلیغ کو ہوگا۔ نوٹ ۲:- دورانِ تقریر میں کسی صاحب کو بولنے کی اجازت نہ ہوگی۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

اعلان بابت الاٹمنٹ اراضی ربوہ

آج تک جن احباب نے اراضی کے لئے رقوم ادا کی ہیں اور ابھی تک اُن کے نام کوئی قطعہ پرز نہیں ہوا۔ ان کے نام قطعات کی الاٹمنٹ مورخہ ۲۵/۱۲/۵۴ بروز ہفتہ صبح ۹ بجے ہو رہی ہے۔ احباب کو فرداً فرداً بذریعہ ڈاک اطلاع دی گئی ہے لیکن کسی دوست کو بوجہ تبدیلی ایڈریس اطلاع نہ ہو سکے۔ تو وہ اس اعلان کے مطابق دفتر آبادی ربوہ میں تشریف لے آویں اور الاٹمنٹ کرا لیں

نوٹ:- قبل از وقت آنے والے احباب موقعہ محل ہمارے اوورسیر کے ذریعے دیکھ سکیں گے اس طرح مورخہ ۲۵/۱۲/۵۴ کو صبح ۷ بجے بھی موقعہ محل دکھا دیا جائے گا۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

ریویو — رسول اللہؐ کی باتیں

حضرت میاں بشیر احمد صاحب نے نوجوانوں اور بڑی عمر کے آدمیوں کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیش بہا احادیث کا مجموعہ چالیس جواہر پارے کے نام سے شائع فرمایا۔ مولوی ابوالعطاء صاحب نے مستورات کے لئے ایسا ہی مجموعہ مقامات النساء کے نام سے مرتب فرمایا بچوں اور بچیوں کے لئے ایسے مجموعے کی جگہ خالی تھی۔ اسے شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی نے پورا کر دیا۔ یہ نہایت ہی مفید کتاب جس کا نام "رسول اللہ کی باتیں" ہیں۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ایسی اخلاقی اور ناصحانہ احادیث کا مجموعہ ہے جو بچوں کی تربیت اور ان کے ماحول کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دی گئی ہے۔ کل کتاب میں ۹۶ حدیثیں ہیں۔ ترتیب اس طرح رکھی گئی ہے کہ پہلے اصل عربی حدیث بہت خوشخط اور جلی حروف میں مع اعراب کے لکھی ہے۔ پھر اس حدیث کا آسان ترجمہ باریک قلم سے لکھا ہے۔ اس کے بعد اس حدیث کی بہت ہی سہل تشریح چند سطروں میں لکھی ہے۔ عبارت ایسی آسان ہے کہ چھوٹے بچے بچی بھی سمجھ سکتے ہیں۔ حدیثیں بھی ایسی انتخاب کی گئی ہیں۔ جو بہت مختصر ہیں۔ اور بڑی آسانی سے حفظ ہو سکتی ہیں۔ ہر حدیث ایک صفحہ میں لکھی ہے یہ مجموعہ بچوں کے علاوہ ہر عمر کے آدمیوں کے لئے بھی بے حد مفید اور لائق عمل ہے۔ ہر مسلمان بچے کے پاس یہ کتاب ضرور ہونی چاہیئے۔ ساری کتاب انتہائی مفید اخلاقی نصیحتوں سے بھری ہوئی ہے لکھائی چھپائی بہت عمدہ۔ قیمت ساڑھے دس آنے

ملنے کا پتہ

منیجر حالی بکڈپو۔ رام گلی نمبر ۳ لاہور

درخواست دعا۔ میری اہلیہ کے ہاتھوں پر چنبل ہونے کی وجہ سے سخت پریشانی لاحق ہے۔ احباب مکمل طور پر شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (ملک بشیر احمد لائلپور)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۵۴ء
256

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا تازہ کلام

دے کے دل خوش ہوں میں اس بات پہ دلگیر نہیں

میں نے مانا مرے دلبر تری تصویر نہیں
تیرے دیدار کی کیا کوئی بھی تدبیر نہیں

سب ہی ہو جائیں مسلماں تری تقدیر نہیں؟
یا دعاؤں میں ہی میری کوئی تاثیر نہیں؟

دل میں بیٹھے کہ سمائے مری آنکھوں میں تُو
میری تعظیم ہے اس میں تری تحقیر نہیں

دلبرا کیسا ہے جو دل نہ لبھائے میرا
سینے کے پار نہ ہو جائے تو وہ تیر نہیں

ہے قیادت سے بھی پُر لطف اطاعت مجھکو
ہوں تو میں پیر مگر شکر ہے بے پیر نہیں

صاف ہو جائے دلِ کافر و منکر جس سے
تیری تقدیر میں ایسی کوئی تدبیر نہیں؟

اس کی آواز پہ پھر کیوں نہیں کہتے لبیک
طوق گردن میں نہیں پاؤں میں زنجیر نہیں

مجھ سے وحشی کو کیا ایک اشارے میں رام
کیا یہ جادو نہیں کیا روح کی تسخیر نہیں

سبق آزادی کا دیتے ہیں دلِ عاشق کو
ان کی زلفوں میں کوئی زلفِ گرہ گیر نہیں

کوئی دشمن اسے کر سکتا نہیں مجھ سے جدا
ہے تصور ترا دل میں کوئی تصویر نہیں

ان کی جادو بھری باتوں پہ مرا جاتا ہوں
قتل کرتے ہیں مگر ہاتھ میں شمشیر نہیں

جس کی تھی چیز اسے ہی حوالے کر دی
دے کے دل خوش ہوں میں اس بات پہ دلگیر نہیں

جس پہ عاشق ہوا ہوں میں وہ اسی قابل تھا
خود ہی تم دیکھ لو اس میں مری تقصیر نہیں

روحِ انسانی کو جو بخشے جلا ہے اکسیر
مس کو چھو کر جو طلا کر دے وہ اکسیر نہیں

یہ مسئلہ ضرور حل ہونا چاہئیے

ہم نے الفضل کی گزشتہ اشاعتوں میں اسلامی ممالک کو اس امر پر غور کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ مصر میں جو حال میں واقعات ہوئے ہیں۔ ان سے عبرت حاصل کرکے کوئی ایسی تدابیر و تجاویز سوچی جائیں۔ جن پر عمل کرنے سے اسلامی ممالک میں جو اسلام کے نام پر اندرونی خلفشار پیدا ہو رہا ہے وہ ختم ہو جائے اور مسلمان اپنے اپنے ملک میں ملک و قوم کی بہبودی کے لئے اپنی تمام سعی و کوشش صرف کریں۔

اس ضمن میں ہم نے عرض کیا ہے کہ جب تک ہم جنبہ داری اور یک طرفہ نقطۂ نظر سے بالا ہو کر نہ سوچیں گے۔ ہم کسی صحیح نتیجہ پر نہیں پہنچ سکیں گے۔ اسلامی اقوام نے اس طرف فوری توجہ نہ دی کہ یہ حالات یونہی خراب سے خراب تر ہوتے چلے جائیں گے۔ اور ہشیار اور چالاک اقوام ہمارے اندرونی جھگڑوں سے فائدہ اٹھاتی رہیں گی۔ اور ہم کبھی سر اٹھانے کے قابل نہ ہوں گے۔

مصر میں جو واقعات ہوئے ہیں وہ سب کے سامنے آچکے ہیں۔ ان واقعات کے متعلق دو متضاد خیال کے گروہ پیدا ہو چکے ہیں۔ ایک وہ ہیں جو اخوان المسلمون کو سراسر حق پر سمجھتے ہیں۔ اور مصری حکومت نے ان کے متعلق جو کچھ کیا ہے اس کو ناحق سمجھتے ہیں۔ اور اس میں کوئی شک نہیں۔ جیسا کہ ہم نے پہلے بھی واضح کیا ہے۔ کسی مسلمان کا خون خواہ وہ بے آئینی سے ہو یا عدالت کے پردہ میں کسی مسلمان کے لئے باعث مسرت نہیں۔ بلکہ خون کے آنسو رلانے والا ہے۔ ایسے واقعات سے کسی مسلمان کا درد مند ہو جانا فطری امر ہے۔ اور جذبات کا حد اعتدال سے تجاوز کر جانا بھی بعید از قیاس نہیں۔ اس لئے جو لوگ اپنے رنج و غم کا اظہار بیباقانہ بھی کرتے ہیں وہ اگر فطری ہے تو وہ معذور سمجھے جا سکتے ہیں۔

دوسرا گروہ وہ ہے جو شاید اس حد تک تو نہیں جاتا۔ کہ وہ اخوان زعماء کی سزاؤں پر شادیانے بجانے پر اتر آئے۔ جیسا کہ بعض انتہا پسند الزام لگاتے ہیں۔ لیکن یہ گروہ اخوان کو غلطی پر سمجھتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ ان پر جو مصیبت آئی ہے۔ اس کے وہ خود ذمہ دار ہیں۔ انہوں نے اپنی باغیانہ سرگرمیاں اس حد تک بڑھا دیں کہ موجودہ حکومت مصر کے ارکان کو قتل کرنے کی سازش کی۔ اور اسکو جامۂ عمل پہنانے کے لئے کرنل ناصر کو فی الواقعہ گولیوں کا نشانہ بنایا۔ عام بغاوت کے لئے اسلحہ جمع کیا وغیرہ وغیرہ

ان دو گروہوں کے علاوہ ایک تیسرا گروہ ہے۔ جو ان واقعات پر خوش نہیں۔ وہ متذکرہ بالا دونوں گروہوں سے الگ ان واقعات پر دوراندیشانہ نظر ڈالتا ہے۔ اور اسلامی ممالک کے استقلال اور استحکام کے پیش نظر چاہتا ہے کہ ان واقعات پر اس نقطۂ نظر سے سوچا جائے کہ ایسے واقعات آئندہ اسلامی ممالک میں نہ ہونے پائیں۔ اور حکومتیں اور اختلافی سیاسی پارٹیاں باہم اختلافات رکھتے ہوئے بھی آئین پسندی کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اور ان کا جذبہ حب ملک و قوم اس حد تک ترقی یافتہ ہو کہ وہ اپنے دشمنوں کے خون کے ایک قطرہ کو بھی بہانا جائز نہ سمجھیں بلکہ بھائیوں کی طرح ملک و قوم کی خدمت کریں

مصر کے واقعات میں زیادہ دردناک یہ پہلو ہے کہ جو کچھ وہاں ہوا ہے اسلام کے نام پر ہوا ہے۔ ملک و قوم سے بھی بڑھ کر دنیا میں اسلام کی بدنامی ایسی چیز ہے جس پر صبر نہیں کیا جا سکتا اگر جوع الارض کے لئے ایسی باتیں ہوں تو اسے بہیمیت جو چاہے کہہ لیں اور دل کو تسلی دے لیں مگر یہ کتنا غضب ہے کہ اللہ تعالےٰ کا دین سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آوردہ شریعت حقہ ہماری خود غرضیوں اور مفاد پرستیوں کا شکار ہو جائے۔ اور دنیا میں خدانخواستہ اس کی رسوائی ہو۔ اور غیر اقوام اس پر قہقہے لگائیں۔ اس امر کو واضح کرنے کے لئے ذیل میں ہم مولانا عبد الماجد دریابادی کے "صدق جدید" لکھنو سے "سچی باتیں" کے زیر عنوان کا ایک ٹکڑا بجنسہٖ نقل کرتے ہیں۔ فھو ھذا

"برطانیہ کے سب سے زیادہ نامور روزنامہ ٹائمس دیکم نومبر کے ایک اداریہ مقالہ "عالم اسلامی کا ابتلاء" سے

"مسلسل خبریں آرہی ہیں کہ مصر سے لے کر اور ایران اور پاکستان ہوتے ہوئے انڈونیشیا تک متعدد مسلم ملک شدید مصیبتوں اور بے چینیوں میں مبتلا ہیں۔ اور بعض ملکوں میں پیش آنے والے واقعات تو ایک ہی سانچہ میں ڈھلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ پہلے انتظامی دشواریاں

(باقی دیکھیں صہ ۸ پر)

اسلامی معاشرہ اور شگفتہ مزاجی

از مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعۃ المبشرین

خوش مزاجی سوسائٹی کا ایک لازمی عنصر ہے۔ اور اسلام نے جہاں دوسرے امور میں ہماری راہ نمائی فرمائی ہے۔ وہاں اس بارہ میں بھی ہماری اصولی راہ نمائی فرمائی ہے۔ سوسائٹی میں جہاں شگفتہ مزاجی کی اجازت دی۔ وہاں بعض قیود سے اسے محدود کیا۔ یا یوں کہہ لیجئے۔ کہ جہاں تک ذوق سلیم اور خوش مزاجی کی حد ہے جائز ہے۔ لیکن جہاں سے اس کا مکروہ پہلو شروع ہوتا تھا۔ وہاں اسے روک دیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا اگر ہم مطالعہ کریں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ سرور کائنات صحابہ کے درمیان تشریف فرما ہوتے۔ تو کبھی ان سے "مزاح" بھی فرماتے۔ محدثین نے حدیث کی کتابوں میں "مزاح" اور "ضحک" کے باب باندھے ہیں۔ اور ان میں ایسی احادیث لائے ہیں۔ جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنے صحابہ سے مزاح کا ذکر ہے۔ یا آپ کی ہنسی مبارک کا ذکر ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہے کہ آپ نے اس قسم کے مزاح (مذاق) سے منع فرمایا۔ اس انداز کے ہنسنے سے آپ نے منع فرمایا

ترمذی کی حدیث میں آیا ہے۔ حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ میرے چھوٹے بھائی نے ایک پرندہ پال رکھا تھا اتفاق سے وہ مر گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب ہم سے ملتے تو میرے چھوٹے بھائی کو کہتے یا ابا عمیر ما فعل النغیر اے ابو عمیر تیرے پرندے کا کیا ہوا۔ اسی طرح حضرت انس سے ہی روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ مجھے فرمایا یا ذا الاذنین اے دو کانوں والے۔ اسی طرح روایت آتی کہ ایک شخص نے ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگی۔ تو آپ نے فرمایا ہاں میں تجھے اونٹنی کا بچہ سواری کے لئے دوں گا۔ اس شخص نے عرض کی۔ حضور میں نے اونٹنی کا بچہ کیا کرنا ہے۔ آپ نے فرمایا بھئی اونٹ بھی تو اونٹنی کا بچہ ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک حدیث میں آیا ہے۔ ایک عورت آئی اور عرض کیا حضور دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ مجھے جنت عطا فرمائے۔ آپ نے فرمایا جنت میں کوئی بوڑھی عورت نہیں جائے گی۔ اور فوراً فرمایا کیا قرآن میں نہیں پڑھا۔ کہ جنت میں جب عورتیں داخل ہوں گی۔ تو وہ بوڑھی نہیں ہوں گی بلکہ جوان ہونگی۔

ایسے ہی ایک صحابی زاہرؓ کے متعلق آتا ہے کہ یہ گاؤں کے رہنے والے تھے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اکثر حاضر ہوتے رہتے۔ ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں بازار میں ایسے طریق پر پیچھے سے پکڑا۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھ سکتا تھا (جیسے کوئی پیچھے سے آکر آنکھیں بند کرلے) اس شخص کو جب پتہ چلا کہ مجھے پکڑنے والے میرے محبوب آقا ہیں۔ تو اس نے اپنی پشت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے رگڑنا شروع کر دیا۔ اب دیکھئے کتنا عمدہ مزاح ہے۔ آقا غلام کو یہ موقعہ دے دے کہ مسلمان کا اس واقعہ کو پڑھ کر دل نہیں چاہتا کہ کاش زاہر کی جگہ وہ ہوتا) اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آواز دیتے ہیں کہ کوئی ہے جو غلام خریدے گا۔ زاہر نے عرض کی کہ حضور میری قیمت بہت تھوڑی پڑے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں زاہر اللہ کے نزدیک تمہاری بہت قیمت ہے۔

اب دیکھئے یہ وہ مزاح ہے جس میں کسی کی دل آزاری نہیں ہے۔ بلکہ اس کی بھی خوشی کا موجب ہے۔ لیکن اگر ایسا مذاق کیا جائے جس میں مزاح کرنے والے تو خوب خوش ہوں۔ لیکن جس سے مزاح کیا جا رہا ہے اس کی تحقیر اور تذلیل ہو۔ تو حدیث میں اس سے منع کیا گیا ہے حدیث میں آیا ہے "کفی بالمرء ذنباً ان یحقر اخاہ المسلم" آدمی کے لئے یہ گناہ ہی کافی ہے کہ وہ اپنے بھائی کو حقیر جانے۔ لیکن اگر مذاق کو دوسرے کی تحقیر کے لئے استعمال کیا جائے۔ یا کسی کو بنایا جا رہا ہو۔ تو یہ خوش مذاقی نہیں یہ اسلامی مزاح نہیں۔ بلکہ بدذوقی ہے۔ جس سے ایک مسلمان کو منع کیا گیا ہے۔ ایسے ہی حدیث شریف میں آتا ہے

عن ابی ھریرۃ قالوا یا رسول اللہ انک تداعبنا قال انی لا اقول الا حقا۔

صحابہ نے عرض کی اے رسول خدا آپ ہم سے مزاح کیوں نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا میں صرف سچی بات ہی کہتا ہوں۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ مزاح میں بھی جھوٹ نہیں بولنا چاہیئے مثلاً کسی شخص کی کوئی چیز چھپالی۔ اب وہ پوچھتا ہے۔ تو کہہ دیا مجھے علم نہیں۔ اس طرح خود جھوٹ بولا اور اسے ذہنی پریشانی میں مبتلا کیا۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ کسی کا سوٹا چھپا کر صحابہ مذاق کر رہے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا۔ تو آپ نے اس سے منع فرمایا اس سے ایک تو آپ کی سوسائٹی میں جھوٹ فروغ پاتا ہے۔ جس سے روح پر زنگ لگتا ہے۔ دوسرے شگفتہ مزاجی صرف ایک طرف کو حاصل ہو رہی ہے دوسرا شخص تو ذہنی اذیت محسوس کر رہا ہے۔ پس یہ مزاح منع ہے۔

ایسا ہی حدیث میں آتا ہے کہ جو شخص اس لئے بات کرتا ہے کہ لوگ اس کی بات پر ہنسا کریں اس پر خدا کی لعنت ہو۔ اب یہ بھانڈوں وغیرہ کا تماشہ جسے تفریح طبع یا ہنسنے کے لئے دیکھا جاتا ہے۔ اس کی اسلامی معاشرہ کے اصول اجازت نہیں دیتے۔ اس سے سوسائٹی میں رذیل اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔ یہ شگفتہ مزاجی نہیں ہے۔ نہ ہی ذوق سلیم ہے۔ بلکہ بھانڈپن ہی ہے ہنسی کے انداز کے متعلق حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس طرح نہیں ہنستے تھے۔ کہ آپ کے گلے کے کوّے ظاہر ہوں یعنی بے ہنگم ہنسی یا بے تحاشہ ہنسنا آپ کی عادت مبارکہ نہ تھی۔ محدثین نے مزاح کی کثرت کے متعلق لکھا ہے کہ مذاق کی کثرت ہنسنے کی کثرت پیدا کرتی ہے۔ جس سے دل کا فساد شروع ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے ذکر سے بے توجہی پیدا ہوتی ہے۔ اور رعب اور ہیبت جاتی رہتی ہے۔

اس بارہ میں صحابہ کا معاشرہ کیا تھا اسے بھی ملاحظہ فرمایئے۔

سئل ابن عمر ھل کان اصحاب رسول اللہ یضحکون قال نعم الایمان فی قلوبھم اعظم من الجبل وقال بلال بن سعد ادرکتھم یشتدون بین الاغراض ویضحک بعضھم الی بعض فاذا کان اللیل کانوا رھباناً (مشکوٰۃ باب الضحک)

حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا گیا کہ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہنستے تھے آپ نے کہا ہاں۔ ایمان ان کے دلوں میں پہاڑ سے بھی زیادہ تھا اور بلال بن سعد کہتے ہیں وہ بڑے کاموں والے تھے۔ ہاں بعض بعض سے ہنسی بھی کرتے تھے۔ (اس فقرہ کی شرح میں لکھا ہے ایسی ہنسی نہیں ہنستے تھے جیسی غافل لوگ ہنستے ہیں کہ دل ہی مر جاتے ہیں) لیکن جب رات ہوتی تھی تو تارک دنیا معلوم ہوتے تھے۔

احساس کی فراوانی اور ایمان کا تقاضہ یہی ہے کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہیں فرمایا ہے

گر آں چیزے کہ مے بینم عزیزاں نیز دیدندے
ز دنیا توبہ کردندے بچشم زار خونبارے

کہ وہ چیز جو میں دیکھتا ہوں۔ اگر عزیز دیکھ پاتے تو دنیا سے توبہ کرتے۔ اور خون کے آنسو روتے۔

اور حق یہ ہے کہ جن کے پیش نظر دنیا کی اصلاح ہو جو رات دن غور و فکر کرتے ہوں۔ ان کے لئے ایسی محفلیں کب جچتی ہیں۔ کہ جن میں قہقہے بلند ہوں اور گھنٹوں لطیفے اور مزاح ہوں۔ ان کے دل میں سارے جہاں کا درد ہوتا ہے۔ وہ اپنے دل و روح کی تجلی کو قہقہوں میں دفن نہیں ہونے دیتے پس اسلام نے مزاح شگفتہ مزاجی یا خوش مذاقی کو منع نہیں کیا۔ کہ یہ ایک فطرتی جذبہ ہے لیکن ایسا مزاح نہ ہو

(۱) جس میں جھوٹ کی آمیزش ہو۔

(۲) جس میں دوسرے فریق کی تحقیر مدنظر ہو۔ بلکہ ایسا مذاق ہو جس میں دوسرا فریق بھی خوشی محسوس کرتا ہو۔

(۳) ایسا مزاح نہ ہو جس میں دوسرے کو ذہنی یا قلبی کوفت ہو۔

(۴) مذاق کی اتنی کثرت نہ ہو کہ یاد خداوندی سے دل غافل ہو جائے۔

(۵) ایسا مذاق نہ ہو جس کے نتیجہ میں سوسائٹی کا ذوق ادا نہ مزاج بگڑ جائے ÷

اسلام کے نام پر

ٹائمز آف کراچی کے ایک اداریہ کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

انجمن اخوان المسلمین اور اس کے قائد جناب حسن الہضیبی جنہیں عمر قید کی سزا دی گئی ہے۔ کا المناک انجام غایت درجہ افسوسناک اور غم انگیز واقعہ ہے۔ لیکن اس سانحہ کا پس منظر پوری طرح سمجھنے میں حزم و احتیاط کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ مسئلہ ایسے اخلاقی اصول کا مظہر ہے۔ جسے عالم اسلام میں ہمہ گیر وسعت حاصل ہے۔

جب مغربی حاکمیت و تفوق میں ایک مدت کی گیرائی کے بعد تنزل پیدا ہونا شروع ہو گیا۔ تو اسلامی تصورات کا از سر نو جنم لینا ایک فطری بات تھی۔ انجمن اخوان المسلمین کا وجود اس نشاۃ ثانیہ کے مظاہرات کا ایک بیّن ثبوت تھا۔ جس کی بناء پر اس جماعت کا قومی بیداری کی تحریک سے گہرا رشتہ قائم ہو گیا۔ غیر ملکی حکومت دو لحاظ سے اسلام کے منافی تھی ایک اس معنی میں کہ اس نے اسلامی اسلوب فکر پر ایک غیر ملکی تمدن ٹھونستے میں عامۃ المسلمین کے جذبات کو کچلنے کی سعی کی۔ چنانچہ اس قسم کی تحریکوں نے ایران۔ انڈونیشیا اور دیگر ملکوں میں سر اٹھانا شروع کر دیا۔ اور غیر ملکی اثر سے مخلصی پانے کے سلسلے میں جنگ کے بعد عام سیاسی بیداری نے جو صورت اختیار کی۔ اس کا خوشگوار ترین ثبوت پاکستان کے منصۂ شہود پر آنے سے ملتا ہے۔ جہاں تک برطانیہ سے مخالفت کا تعلق ہے۔ پاکستان کے قیام سے نہ صرف قومیت کی تمنائیں اجاگر ہو گئی تھیں۔ بلکہ اس کا وجود اسلام سے گہری شیفتگی کا مظہر بھی بن گیا تھا۔ اور اس لحاظ سے مسلمانوں میں سیاسی بیداری ہندوؤں کے مطالبہ آزادی سے جداگانہ حیثیت کی حامل تھی۔ اس قسم کی تحریکات غیر ملکی طاقتوں کے خلاف ایک بھرپور قوت پر مشتمل تھیں۔ لیکن غیر ملکی اقتدار کے اکھڑ جانے کے بعد ان تحریکوں نے انتہائی اہمیت کے معاشرتی معاملات کو بھی اپنے حیطۂ اختیار میں لے لیا۔ شاہ فاروق کی تخت برداری پر جو بدعنوانیوں اور غیر ملکی مفادات کا نقیب بن گیا تھا۔ عوام کی طرف سے بجا طور پر قومی جشن منایا گیا۔ اس موقعہ پر انجمن اخوان المسلمین فوج کی حلیف بن گئی تھی۔ اور حقیقت تو یہ ہے۔ کہ اس انقلاب کے علمبردار اخوان المسلمین ہی قرار دیئے گئے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ فوج نے مصر میں انقلاب لانے کے لئے اس جماعت پر بھروسہ کرتے ہوئے اس کے سوا باقی تمام سیاسی جماعتوں کو ختم کر دیا۔

جس کے نتیجہ میں جناب حسن الہضیبی کو ملکی حالات و واقعات پر اپنا بے پناہ اثر استعمال کرنے کا موقعہ مل گیا۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایسے حالات کی موجودگی میں وہ نتیجہ کیوں برآمد نہیں ہوا۔ جس کی خواہش اور توقع کی جاتی تھی۔ وہ کیا چیز ہے جس نے اخوان المسلمین اور انقلابی کونسل کو ایک دوسرے سے دست بگریباں کر دیا۔ اور اس باہمی آویزش سے ملک کے اندر طوائف الملوکی کا دور دورہ شروع ہو گیا۔ اور بیرونی ممالک میں اس کے وقار کو شدید ضرب پہنچی۔

بادی النظر میں اس دھاندلی کا سبب نہر سویز کا تصفیہ ہے۔ کرنل ناصر نے حکومت برطانیہ سے جو معاہدہ طے کیا ہے۔ اس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ یہ معاہدہ ملکی مفادات کے منافی ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں جو اعتراضات کئے جاتے ہیں، وہ محض جذباتیت کے آئینہ دار ہیں۔ کیا کوئی بھی ایسا انسان ہے۔ جو یہ چاہتا ہو۔ کہ وہ دوسروں کی غلامی میں رہے۔ یا عزت نفس کی نعمت سے محروم ہو کر کسی دوسرے کا مطیع و منقاد ہو جائے لیکن سیاست اور ڈپلومیسی میں اس بات کے امکانات پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ موقع شناسی اور سیاسی تدبر کے ماتحت مصری حکومت نے بدترین حالات میں بھی زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ اگر مصری اس قابل ہوتے۔ کہ وہ ملک سے انگریزوں کو نکال باہر کرتے تو اتنی مدت تک محض لفظی اور استدلالی بحث پر وقت ضائع کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اقوام متحدہ نے بھی اس صورت حال کی اصلاح میں کوئی قابل ذکر مدد نہیں کی۔ ایسے ناسامد حالات میں کرنل ناصر نے مصر سے برطانیہ کے اخراج میں جو کامیابی حاصل کی ہے۔ وہ بجائے خود ایک شاندار کارنامہ ہے۔ عام طور پر اس معاہدہ کے متعلق یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ اس میں یہ تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ اگر وسیع پیمانے پر دوبارہ جنگ چھڑ جائے۔ تو برطانیہ دوسری مغربی طاقتوں کی حمایت و اعانت سے نہر سویز کو اپنے تصرف میں لا سکتا ہے۔ لیکن یہ تو ایسی بات ہے۔ جیسے روس کی طرف سے حملہ ہونے پر امریکہ اپنی فوجیں برطانیہ۔ فرانس یا جرمنی کی امداد کے لئے ان ملکوں میں داخل کر دے۔ اکیلا مصر اپنی مدافعت نہیں کر سکتا۔ اور یہ مصر پر ہی کیا موقوف ہے۔ کوئی بھی ملک آپ اپنی حفاظت کرنے کا اہل نہیں تاوقتیکہ وہ غیر جانبدار رہنے کا متمنی نہ ہو۔ لیکن باوجود لفظی دعووں اور جنگ سے الگ تھلگ رہنے کی خواہش کے کسی ملک کا غیر جانبدار رہنا ممکن ہی نہیں۔ بلکہ اسلامی مفادات کے نقطۂ نظر سے ایسا کرنا موزوں بھی نہیں ہے۔ مغربی ممالک اور اشتراکی دنیا کے درمیان جنگ چھڑ جانے پر فرزندان اسلام کے انتخاب کے متعلق کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ خواہ ہم ان دونوں طاقتوں میں سے کسی ایک کا حلیف ہونا پسند کریں یا نہ۔

اس مطمح نظر سے علی الرغم مذکورہ بالا معاہدہ کی رو سے مصر میں صنعتی ترقی اور اندرونی استحکام جیسے ضروری مقاصد کے لئے راستہ ہموار ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ زیر نظر معاہدہ کے مطابق مصر کو بین الاقوامی معاملات میں ایک وقیع حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ ان حالات کے پیش نظر اس معاہدہ کے فوائد سے مصر کہیں زیادہ متمتع ہو سکتا ہے۔

اخوان المسلمون نے جس خونی مگر خیالی معرکے کا خدشہ ظاہر کیا ہے۔ وہ نہر سویز کے معاہدہ کے قضیہ سے پیدا نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ اس میں شک نہیں۔ کہ عوام کے احساسات در اصل حالات سے ناواقفیت کی بناء پر یہ مسئلہ کسی وقت بھی مصر کی موجودہ حکومت پر اعتراض یا نکتہ چینی کرنے کے لئے سب کو متحد و ہمخیال بنانے کے لئے ایک بہترین موضوع قرار پا سکتا ہے۔ اس قسم کا شاخسانہ کھڑا کرنے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ ہم یہ تو پہلے بتا دیا ہے۔ کہ انقلاب مصر کے آغاز میں جماعت اخوان المسلمین نئی حکومت کے حامیوں میں سے تھی۔ اور یہ جماعت ان واقعات کے رونما ہونے تک نئی حکومت کا ساتھ دیتی رہی، جو امسال مارچ کے دوران جنرل نجیب اور کرنل ناصر کے درمیان پہلی جھڑپ پر منتج ہوئے۔ انقلابی حکومت اس جماعت کی ہدایت و راہنمائی قبول کرنے کے لئے تیار تھی۔ حالات اس بات کے گواہ ہیں کہ اس جماعت کا میدان سیاست میں کوئی حریف نہ رہا تھا۔ پھر وہ کیا اسباب تھے۔ جنہوں نے اس جماعت اور اس کے قائد کو اپنا پروگرام بروئے کار لانے کا موقع نہ دیا۔ حیرت ہے۔ کہ نہر سویز کے معاہدہ کے سوا جسے پوشیدہ اغراض کے حصول کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ حکومت اور اخوان المسلمون کے مابین تنازعے یا جھگڑے کے متعلق کبھی کوئی خبر سننے میں نہیں آئی۔ اس پس منظر کی موجودگی میں حکومت اور اخوان المسلمون کا تصادم غیر ضروری بلکہ بے معنی معلوم ہوتا ہے۔ اس معاہدہ پر جس قدر غور کیا جائے جماعت اخوان المسلمون کی طرف سے منفی رویہ اختیار کرنے میں کوئی معقول وجہ نظر نہیں آتی۔ اس باب میں اس کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ سارا نزاع سیاسی اقتدار کے حصول کا ہے حسن الہضیبی چاہتے ہیں۔ کہ اقتدار و اختیارات کی عنان ان کے ہاتھ میں آ جائے۔ مصر اور مصری حکومت کو اس مسلح بغاوت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ جس کا تمام تر مقصد یہ ہے۔ کہ اقتدار اور قوت حاصل کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی جائے۔ اس قسم کے دہشت انگیز طریقے انتہا پسند اور بزعم خود مبنی بر صداقت تحریکوں کے مزاج میں رچے ہوتے ہیں۔ ایسی تحریکیں اعتدال پسندی۔ فراخدلی اور مصالحت کے جذبہ سے خالی ہوتی ہیں۔ حالانکہ یہی جذبہ قومی تعمیر و ترقی کے تبدریج اور صبر آزما مساعی کا سرچشمہ ہے۔ جس کی بدولت ملک مغربی ثقافت سائنس اور سیاست کی عظیم روایات سے کما حقہٗ مستفیض ہو سکتا ہے۔

آپ ہی کے لئے ایسی کونسی حکومت ہو گی۔ جو بغاوت کو برداشت کرے گی۔ لہٰذا کرنل ناصر کی حکومت نے جو کچھ کیا ہے وہ ناگزیر تھا۔ کیونکہ اس حکومت کے لئے ہر حالت میں اپنی مدافعت کرنا ضروری تھا۔ موجودہ صورت حال کا سارا الزام ان لوگوں پر عائد ہوتا ہے۔ جنہوں نے ملک کے وسیع مفاد کی ذرہ بھر پرواہ نہ کی۔ اور جن کے خیال کے مطابق ان کی دیانت و ایمانداری کے حصار میں ہی اسلام کی ترقی و سربلندی محفوظ تھی۔ حالانکہ یہ لوگ قومی نظریات کی برتری کے زعم میں ملک کو افراتفری اور لاقانونی کے غار میں دھکیل دینے کے لئے کمربستہ ہو گئے تھے۔ چنانچہ کچھ افراد کے دردناک انجام سے قطع نظر مصر کے عام بہی خواہ بالخصوص اسلامی ممالک میں مصر سے خیرسگالی کا جذبہ رکھنے والے اصحاب موجودہ مصری حکومت کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرنے سے کیسے باز رہ سکتے ہیں۔ ہم مصر کو زندہ و سلامت اور دن بدن طاقتور ملک دیکھنے کے خواہشمند ہیں۔

مصری حالات نے جو نہج اختیار کیا ہے۔ وہ ہمارے لئے سبق آموز ہے۔ تاریخ اسلام میں ایسے کئی واقعات ملتے ہیں۔ جن میں بعض افراد نے جماعتی شکل میں اپنے مذہبی اور اخلاقی عقائد کی دھن میں ایک باقاعدہ اور منظم نظام کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا۔ لیکن اس قسم کی کوششیں کبھی مفید ثابت نہیں ہوئیں۔ اس قسم کے اقدام سے اگر کبھی ایک حکومت کی بجائے کسی دوسری حکومت نے جگہ لے بھی لی۔ تو اس سے خیالات نے کوئی دائمی اثر قبول نہیں کیا۔ جو سماج رواداری اور فراخ حوصلگی کی تلقین کرتا ہے۔ اس کی مساعی ہمیشہ بارآور ہوتی ہیں۔ اور جہاں اس نوعیت کی مساعی بارآور ہوتی ہیں۔ وہ ایسے معاشرے ہیں۔ جن میں رواداری کو نمایاں حیثیت حاصل رہی ہے۔ اور جہاں معاشری تصورات خیالات کے باہمی تبادلے اور تاثر سے تغیر پذیر ہوئے ہیں۔ ان کی مثال برطانیہ کے معاشری دساتیر ہیں۔ جن میں مسلسل تغیر ہوتا رہا ہے۔ یہ تغیر معاشری اور اخلاقیاتی تفکر کے تازہ ترین اثرات کی روشنی میں وجود میں آتا ہے۔

ان حقائق کی روشنی میں ہمیں بڑے حزم و احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ پاکستان کو بھی اس

قسم کی پرجوش اور گمراہ کن تحریکوں کا اندیشہ ہے۔ یہاں بھی مبینہ مذہبی بنیادوں پر شورش برپا کی جا چکی ہے۔ جن کا نتیجہ سخت تباہ کن ثابت ہوا ہے۔ احمدیوں کے خلاف تحریک کی اصلیت کچھ بھی ہو۔ لیکن یہ کہنا پڑے گا کہ اس تحریک نے حکومت کے خلاف ایک کھلی بغاوت کی شکل اختیار کر لی تھی۔ اس تحریک نے تمام پنجاب میں ہلچل پیدا کر دی اور صوبے کا سارا نظام متزلزل ہو کے رہ گیا۔ جس کے ساتھ قتل و غارت گری اور بہیمانہ کارروائیوں کا بازار گرم ہو گیا۔ اور جائداد کا بھی زبردست نقصان ہوا۔ اس تحریک کے حسن و قبح کو جانچنے کا یہ معیار نہیں ہے۔ کہ اس میں کسی نظریہ یا عقیدہ کا سوال پیدا ہو گیا تھا۔ بلکہ دیکھنا یہ ہے۔ کہ اس سے ملک کس قدر متاثر ہوا۔ کسی منظم اور مربوط معاشرے میں کسی فرد یا گروہ کو حق نہیں پہنچتا۔ کہ وہ دوسرے عقائد کے افراد پر اپنے خیالات اور عقائد کو جبریہ ٹھونس دے یہ ضروری ہے۔ کہ جملہ تحریکیں آئینی مساعی تک ہی محدود رہیں۔ کسی مہذب سوسائٹی کے نزدیک ہر اس تحریک کو برا خیال کیا جاتا ہے۔ جو ملک کی تباہی کا موجب ہو۔ خواہ اس کے مقاصد اپنی جگہ کتنے ہی مخلصانہ کیوں نہ ہوں۔ قتل بہرحال قتل ہے۔ خواہ یہ محبت و خلوص کے جذبہ سے یا عناد و کینہ کے ماتحت عمل میں آئے۔

ہمارے ملک میں اسلامی مملکت کے تصور اور تشکیل کے متعلق کافی بحث جاری رہی ہے۔ یہ کہنا کہ ہندوستان کے مسلمان کچھ اس قسم کی مملکت چاہتے تھے۔ ایک تاریخی حقیقت ہے۔ کیونکہ وہ اس کے حصول کے لئے نبرد آزما رہے ہیں۔ انہوں نے اس کے لئے مشکلیں برداشت کیں۔ اور قربانیاں دیں۔ پاکستان اسلامی مملکت کے سوا اور کونسی مملکت بن سکتا ہے۔ پاکستان میں غیر مسلم فرقے موجود ہوں یا نہ ہوں۔ یہ ملک بدرجہ اتم ایک اسلامی مملکت ہے، کیونکہ اس مملکت کا قیام مسلمانوں اور صرف مسلمانوں کے عزم و استقلال سے ظہور میں آیا ہے۔ اس اصطلاح کا وسیع تر مفہوم بھی یہی ہے۔ اس لئے اس پر کوئی جھگڑا پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس مسئلہ پر بحث و تمحیص اور لے دے ہوتی رہی ہے۔ مگر معمولی حد تک۔ (باقی)

ولادت

مورخہ $\frac{۱۴}{۱۵}$ دسمبر کی درمیانی شب کو اللہ تعالیٰ نے مجھے دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو خادمہ اسلام اور والدین کے لئے راحت و برکت کا موجب بناتے ہوئے لمبی اور صحت والی عمر عطا فرمائے۔

(خاکسار محمد سلیمان خان اے۔ ایس۔ آئی پولیس ایڈیشنل شاف سرگودھا)

(۲) میرے لڑکے عزیزم سمیع اللہ کو اللہ تعالیٰ

نقد و نظر

کتاب شان خاتم النبیین

شان خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم، قاضی محمد نذیر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کی جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۵۲ء کی مفصل تقریر پر مشتمل ہے۔ ۲۱۲ صفحات کی یہ دیدہ زیب کتاب جس طرح طباعت و کتابت کے لحاظ سے ظاہری طور پر مزین ہے ویسے ہی بہت سی معنوی خوبیوں کی بھی حامل ہے۔ اس میں قرآن مجید۔ حدیث نبویہ اور اقوال بزرگان دین سے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ارفع۔ اعلیٰ۔ اکمل اور امتیازی شان کو گہری تحقیق کے ساتھ ایک اچھوتے اور دلکش پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے یہ محققانہ علمی مقالہ اسلامی لٹریچر میں ایک بیش قیمت اضافہ ہے۔ اس کے تمام عربی اقتباسات پر اعراب بھی لگا دیئے گئے ہیں ہمارے نزدیک اس نادر علمی تحفہ سے کسی احمدی کا گھر خالی نہیں رہنا چاہیئے۔ علم دوست طبقہ کو ہم بالخصوص اس محققانہ مضمون کو خود پڑھنے اور دوسروں کو پڑھانے کی پرزور سفارش کرتے ہیں۔ یہ کتاب جلسہ سالانہ پر تمام تاجران کتب سے مل سکتی ہے۔

مکتوبات احمدیہ (جلد ہفتم حصہ اول)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تحریر فرمودہ مکتوبات بنام حضرت نواب محمد علی خان صاحب رض حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب محترم خان محمد ابراہیم صاحب۔ محترم ڈاکٹر سید ظہور اللہ احمد صاحب حیدر آبادی اور محترم سید بشارت احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن۔ یہ ساٹھ سے اوپر مکتوبات جن میں سے متعدد کے چربے اور دیدہ زیب بلاک بھی درج کئے گئے ہیں مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے درویش قائم مقام ناظر بیت المال قادیان نے رقم خطیر خرچ کر کے بہت محنت سے شائع کئے ہیں۔ یہ مکتوبات تاریخ سلسلہ اور پند و نصائح پر مشتمل ہیں۔ ایسی نادر کتاب ہر احمدی گھرانے میں ہونی چاہیئے صفحات قریباً ۱۵۰۔ اصل قیمت سوا دو روپیہ۔ جلسہ سالانہ کے لئے رعایتی قیمت سوا روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔ ربوہ کے تمام احمدی کتب فروشوں سے دستیاب ہو سکتی ہے۔

میرے ۲۹ دسمبر ۵۲ء بروز پیر دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے لڑکے کی کامل صحت۔ درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دوست دعا فرمائیں۔ لڑکے کی والدہ کی صحت عموماً خراب رہتی ہے۔ اس کی کامل صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ لعیان چراغ الدین بک بیئرر انسٹرکٹر گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر مغلپورہ لاہور

تحریک جدید دفتر دوم کے بعض مخلصین کے مخلصانہ جذبات

میجر غلام محمد صاحب کیمبل پور سے دفتر دوم کے گیارھویں سال میں اپنے مخلصانہ جذبات کا اظہار بحضور امام کے حضور پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ میرے آقا! تحریک جدید کا اعلان حضور کی طرف سے نہیں بلکہ میرا ایمان ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ جو کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ ہم تک پہنچایا جا رہا ہے تاکہ ہم اس چشمۂ فیض سے فیضیاب ہو کر اپنی اور اپنی آنے والی نسلوں کی عاقبت سنوار سکیں۔ اور دنیا پر اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ کی آواز پہنچانے میں مدد کر سکیں۔ میرے آقا! نہایت ہی حقیر وعدہ پانچصد روپیہ کا بصد عجز و نیاز پیش حضور ہے۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

میرے ہادی! میں نہیں جانتا۔ اور میری ناقص عقل اس کے امتیاز سے بھی قاصر ہے کہ یہ خادم حضور کے ارشاد فرمودہ تین اقسام میں سے دوسری قسم یعنی اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لینے والوں میں تو نہیں آ جاتا۔ ڈر ہے۔ کہ میں کہیں کمی کرنے والوں میں نہ شمار کیا جاؤں۔ کیونکہ میری یہ حقیر رقم آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ میرے آقا یہ حضور کا خادم دفتر دوم میں باقاعدگی سے حصہ لے رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے ہر سال /۵۰ کی زیادتی کرتا ہے۔ گذشتہ سال /۴۵۰ کا وعدہ تھا۔ اس سال /۵۰۰ ہے۔ اس میں خادم اور اس کے اہل و عیال سب شامل ہیں۔ حضور سے درخواست ہے۔ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس عہد کو پورا کرنے اور جلد وعدہ پورا کرنے کی توفیق دے۔ خادم کا کام تو حضور کی دعاؤں سے ہی ہوتا ہے۔

محمد آباد سندھ سے منشی محمد صادق صاحب اکاؤنٹنٹ کا وعدہ سال ۱۱ ۔۔۔ ۵۰
" منشی محمد بوٹا صاحب " ۔۔۔ ۶۲
" منشی غلام محمد صاحب " ۔۔۔ ۶۶
" ڈاکٹر احتشام الحق صاحب معہ اہلیہ و بچگان " ۔۔۔ ۱۷۰
بنی سرحد سے۔ ڈاکٹر عزیز الدین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ و بچگان " ۔۔۔ ۶۸
" خان دانشمند خان صاحب معہ اہلیہ " ۔۔۔ ۵۹

پیر نصیر احمد صاحب ریڈیو سپرنٹنڈنٹ گیس۔ باڑھی سندھ معہ اہلیہ و دختران و پسران ‎/۷۵ روپے پیر صاحب نے اپنے ہر ایک بچہ کو شامل کیا۔ حتیٰ کہ ایک بچہ چھ ماہ کا ہے۔ اس کی طرف سے بھی /۵ دیگر شامل فرمایا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ نیز یہ کہ /۷۵ کی رقم بھی وعدے کے ساتھ ہی ارسال کر دی ہے۔

حضور نے فرمایا:۔

”مومن کا قول اور عمل برابر ہونا چاہیئے۔ غیر مومن جو کہتا ہے۔ ضروری نہیں کہ اُسے پورا بھی کرے۔ لیکن مومن جو وعدہ کرتا ہے۔ اُسے سنجیدگی کے ساتھ سو فی صدی پورا کرتا ہے“

”اگر کوئی شخص کسی قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہے۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ اپنے عہد کو نباہے خواہ کسی قدر تکلیف ہی ہو۔ اور یقین رکھے کہ خدا تعالیٰ کے لئے موت قبول کر کے انسان موت کا شکار نہیں ہوتا۔ بلکہ موت سے محفوظ ہو جاتا ہے“

پس اے دفتر دوم کے مجاہدو!! اور اے دفتر اول کے السابقون الاولون!!! خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ مصلح موعود مثیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آواز پر آواز دے رہا ہے کہ اُٹھو مردو! اے عورتو!! یہ تمہارا فرض ہے۔ کہ تحریک جدید کی اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین و آسمان کا خدا جانتا ہے۔ کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا۔ خدا تعالیٰ اور اسلام کے لئے کہہ رہا ہوں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہہ رہا ہوں۔ تم آگے بڑھو۔ اپنا من اپنا دھن خدا کے لئے اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے قربان کر دو۔ (وکیل المال)

اعلان دار القضاء

مقدمہ چوہدری مہر خان صاحب بنام مولوی عبد المجید خان صاحب چوہدری مہر خان صاحب نے حکم بورڈ مرافعہ عالیہ کے خلاف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے حضور اپیل کرنے کی اجازت چاہی تھی۔ جو کہ حضرت ایدہ اللہ نے $\frac{۱۱}{۵۲}$ ۲۲ کو نامنظور فرما دی۔ چونکہ مولوی عبد المجید خان صاحب کو بلا تقسیم واپس آیا ہے۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ ان کو مطلع کیا جاتا ہے۔ (ناظم دار القضاء)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

258

پاکستان اور بھارت میں زائرین کی آزادانہ آمد و رفت ہونی چاہیئے

نئی دہلی ۱۶ دسمبر: بھارت میں پاکستان کے سفیر راجہ غضنفر علی خان نے آج یہاں کہا ہے۔ کہ اگر دونوں ممالک میں مقدس مقامات کی زیارت کرنے والے اشخاص کو آزادانہ آمد و رفت کی اجازت دی دی جائے تو یہ ایک اہم کارنامہ ہوگا۔ کیونکہ اس طرح صورت حال بہتر ہو جانے کا امکان ہے۔

راجہ صاحب خواجہ نظام الدین اولیاء کے چھ سو اکیاسویں سالانہ عرس کے موقعہ پر تقریر کر رہے تھے۔ اس تقریب کی صدارت جمہوریہ بھارت کے نائب صدر ڈاکٹر رادھا کرشنن نے کی۔

دونوں پنجابوں کے پولیس افسروں کی کانفرنس

شیخوپورہ ۱۶ دسمبر۔ پاکستانی اور بھارتی پنجابوں کے پولیس افسروں کی ایک کانفرنس سرحد پر منعقد ہوئی جس میں سرحد پر ناجائز درآمد و برآمد اور دوسرے جرائم کی روک تھام کے ذرائع اختیار کرنے پر غور و خوض کیا گیا۔

دونوں پنجابوں کے افسروں نے نامی سمگلروں کے ناموں اور ان کی مجرمانہ سرگرمیوں سے متعلق معلومات کا تبادلہ کیا۔ بتایا جاتا ہے کہ گفت و شنید میں اس مسئلہ کو موثر طور پر حل کرنے سے متعلق فیصلے کئے گئے

سرحدی علاقوں کے سٹیشن ہاؤس افسروں نے بھی کانفرنس میں شرکت کی۔

یونانی قرارداد پر غور نہیں ہوگا

نیویارک ۱۶ دسمبر۔ اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ قبرص کے معاملے میں یونان کے ریزولیوشن پر غور نہیں کیا جائے گا۔ نیوزی لینڈ کی قرارداد ۱۵ کے مقابلے میں ۲۸ ووٹوں کی اکثریت سے منظور کر لی گئی۔ ۱۶ ارکین ممالک غیر حاضر تھے۔ اس قرارداد میں اسمبلی سے کہا گیا تھا کہ وہ یونان کی شکایات پر مزید غور نہ کرے

برطانوی نمائندے مسٹر انتھونی نے نیوزی لینڈ کی قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر مصالحت کی یہ آخری کوشش بھی رد کر دی گئی۔ تو برطانیہ اس کمیٹی کے مباحثہ میں شرکت نہیں کرے گا۔

تونس میں بم پھٹنے سے دھماکے

تونس ۱۶ دسمبر: فرانس کے حامی تونس "قوم پرستوں" کے مکانوں کے قریب بم پھٹنے کے کئی دھماکے ہوئے۔ اگرچہ جانی نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ تاہم مالی نقصان خاصہ ہوا ہے۔ ان قوم پرستوں میں تین تاجر اور ایک ممتاز قانون دان شامل ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں۔ جو فلاحین کو معاشی کارروائی کی ترغیب دیتے رہے ہیں۔

حریت پسندوں نے دو چھاتہ بردار فرانسیسی ہلاک کر دیئے

الجزائر ۱۶ دسمبر۔ آج یہاں حریت پسندوں اور فرانسیسی فوجی دستوں کے درمیان زبردست جھڑپیں ہوئیں۔ معلوم ہوا ہے کہ دو فرانسیسی چھاتہ باز ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ لیکن حریت پسندوں کے نقصان کا پتہ نہیں چل سکا۔

مٹی کے تیل کے نرخ میں کمی

لاہور ۱۶ دسمبر: لاہور میں مٹی کے تیل کے نرخوں میں کمی کر دی گئی ہے۔ اب مٹی کا تیل چار روپے ایک آنہ ۶ پائی فی گیلن کے حساب سے ملا کرے گا۔

بھارت میں گاڑیوں کا تصادم!

بنارس ۱۶ دسمبر: کل رات تقریباً ۹ بجے بنارس کے ریلوے سٹیشن کے نزدیک الہ آباد جانے والی مسافر گاڑی اور مخالف سمت سے آنے والی مال گاڑی میں ٹکر ہو گئی۔ جس کے نتیجہ میں تین افراد ہلاک اور ۱۲ زخمی ہوئے۔

مسٹر فضل الحق کراچی میں

کراچی ۱۶ دسمبر: مشرقی بنگال کے سابق وزیر اعلیٰ اور متحدہ محاذ کے رہنما مسٹر فضل الحق بذریعہ طیارہ یہاں پہنچ گئے ہیں۔ حق کابینہ کی معزولی اور مشرقی بنگال میں دفعہ ۹۲۔الف کے نفاذ کے بعد وہ پہلی مرتبہ کراچی آئے ہیں۔ انہوں نے اخباری نمائندوں کے سوالات کا جواب دینے سے انکار کیا۔ جب ان سے پوچھا گیا۔ کہ انہیں یہاں آنے کی کس نے دعوت دی تھی۔ تو مسٹر فضل حق نے کہا۔ کہ خدا نے۔ لیکن مجھ سے آپ کچھ حاصل نہیں کر سکتے۔ انہوں نے مزید بتایا۔ کہ انہیں اس بات کا فی الحال علم نہیں ہے۔ کہ وہ گورنر جنرل سے ملاقات کریں گے یا وزیر اعظم سے۔

ایک یونٹ کے متعلق کمیٹی بڑی حد تک کام ختم کر چکی ہے

کراچی ۱۶ دسمبر: مرکزی وزراء صوبائی گورنروں وزرائے اعلیٰ اور ریاستوں کے حکمرانوں کی حالیہ کانفرنس میں جو کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ اس نے مغربی پاکستان کو انتظامی وحدت بنانے کے ڈھانچے پر مزید غور کرنے کیلئے کل دو اجلاس منعقد کئے۔

وزیر خزانہ چوہدری محمد علی نے اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ کمیٹی نے اچھا خاصہ کام ختم کر لیا ہے۔ کمیٹی نے متعلقہ مسائل پر مجموعی لحاظ سے پانچ گھنٹے غور کیا۔ —

موجودہ کمیٹی کے جو آج بھی منعقد ہوئے۔ [illegible] ڈھانچے کے بارے میں تفصیلات کا اعلان اس وقت تک نہیں کیا جائے گا۔ جب تک کہ کانفرنس انہیں منظور نہ کرے۔ کمیٹی نے جو بحث کی۔ اس کی بنیاد ان انتظامی خطوط پر تھی۔ جنہیں ماہرین کی سب کمیٹی نے پیش کیا تھا۔

غیر قانونی سرگرمیوں میں بعض اعلیٰ سرکاری عہدیدار بھی ملوث ہیں

کراچی ۱۶ دسمبر: معلوم ہوا ہے۔ کہ جنوری تا ستمبر ۱۹۵۵ء میں سپیشل پولیس کی انتھک مساعی کی بدولت پاکستان کا لاکھوں روپے کا زرمبادلہ بچا لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اسی دوران میں چھ لاکھ روپے سے زیادہ مالیت کی ناجائز تجارت کی اشیاء پر بھی قبضہ کر لیا گیا ہے۔

اسی دوران میں سپیشل پولیس نے غیر ملکی زرمبادلہ کے احکام کی خلاف ورزی میں ۴۹۰ مقدمات رجسٹر کئے جن میں سے ۱۲۴ کا فیصلہ کیا جا چکا ہے۔

اس کے علاوہ سپیشل پولیس نے سوتی اور ریشمی دھاگے کی بلیک مارکیٹ کرنے والوں کے خلاف بھی ایک مہم شروع کی تھی۔ جس کے نتیجہ میں ساٹھ ہزار کی مالیت کے دھاگے پر قبضہ کیا گیا۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ ان کارروائیوں میں بعض ایسے معزز افراد ماخوذ ہوئے ہیں۔ جنہوں نے ناجائز طور پر ریشمی اور سوتی دھاگہ ذخیرہ کیا تھا۔ اس کی وجہ سے ریشمی کپڑے کی قیمتوں میں نمایاں کمی واقع ہوئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ بلیک مارکیٹ کے مرتکب اشخاص کے خلاف کارروائی میں ان سرکاری عہدیداروں کو ماخوذ کیا جائے گا۔ جنہوں نے کوٹا دلانے میں مذکورہ اشخاص کی امداد کی تھی۔

نجی غیر ملکی تجارت میں پاکستان کو ڈیڑھ کروڑ روپے کا خسارہ

کراچی ۱۶ دسمبر: مرکزی حکومت کے محکمہ شماریات کے تخمینی اعلان کے مطابق اکتوبر ۱۹۵۵ء میں پاکستان کو نجی درآمدات میں ایک کروڑ چھیالیس لاکھ روپے کا خسارہ ہوا ہے۔ اس مہینے میں پاکستان نے ۲ کروڑ ۱۶ لاکھ روپے کی اشیاء درآمد کیں جبکہ اس کی درآمدات کی مالیت ۳ کروڑ ۷۰ لاکھ روپے ہوتی ہے پچھلے مہینے کے مقابلہ میں یہ خسارہ بقدر ایک کروڑ روپے سے زیادہ ہے۔ اس مہینے میں درآمد میں نمایاں اضافہ اور برآمد میں اسی تناسب سے کمی واقع ہوئی ہے۔ کہ جولائی تا ستمبر ۱۹۵۵ء کے مقابلے میں یہ خسارہ بقدر ۵۴ لاکھ روپے سے کم ہے۔

دنیا میں خام کپاس کی پیداوار اضافہ آبادی کے لحاظ سے کم ہے

مانچسٹر ۱۶ دسمبر: مانچسٹر کاٹن ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر رچرڈ برڈکس نے ایک بیان میں بتایا ہے۔ کہ دنیا میں خام کپاس کی پیداوار اضافہ آبادی کے تناسب نہیں ہے۔ سادہ اگر کپڑا بننے کے دھاگوں کی تیاری میں انسانی ایجاد اور اختراع کا دخل نہ ہوتا۔ تو آج سے کئی سال پہلے ہی دنیا کپڑے کے لحاظ سے دوچار ہو جاتی۔ مسٹر برڈکس ایسوسی ایشن کے سالانہ اجلاس میں تقریر کر رہے تھے۔

انہوں نے کہا۔ کہ پچھلے چند سال میں سادہ دنیا میں کثرت سے کپڑا تیار کیا گیا ہے۔ لیکن یہ صرف بڑھتی

خوراک کا مسئلہ اور برطانیہ

لندن ۱۶ دسمبر: رسمند رپار کے بہت سے ملکوں کو فارموں کی بہتری کے لئے ماڈرن مشینری اور آلات بہم پہنچا کر برطانیہ خوراک کے مسئلے کے حل میں کافی مدد دے رہا ہے۔ چنانچہ ۱۹۳۸ء کے مقابلہ میں اس سال ۱۳ گنا زیادہ مشینری برآمد کی گئی۔

آج سے کوئی نصف صدی قبل زرعی آلات گاؤں کا لوہار اپنی معمولی سی دوکان میں تیار کرتا تھا لیکن اب سارے برطانیہ میں فیکٹریاں قائم ہو گئی ہیں جو فارمنگ کے لئے بہترین آلات اور مشینری تیار کر رہی ہیں۔ اور ۱۹۳۸ء کے مقابلہ میں مجموعی طور پر یہ فیکٹریاں ۵۰ فی صد زیادہ سامان بنا رہی ہیں

اس سال کے پہلے نو مہینوں کے اعداد و شمار سے پتہ چلا ہے۔ کہ ۱۹۵۲ء کے مقابلے میں ۶۰ لاکھ پونڈ مالیت کے زیادہ ٹریکٹر اور ۵۰ لاکھ پونڈ کی مالیت کی مشینری برآمد کی گئی ہے۔

کراچی اور بمبئی کے درمیان ہوائی سروس

کراچی ۱۶ دسمبر: پاکستان انٹرنیشنل ایئر کا طیارہ بمبئی سے کراچی واپس پہنچ گیا ہے۔ اس طیارہ کو کراچی پہنچنے میں ڈھائی گھنٹے لگے۔ اس نے پرواز کے دوران میں چودہ ہزار فٹ کی بلندی پر پرواز کی

ایٹمی توانائی کی اسکیمیں

واشنگٹن ۱۶ دسمبر: یو۔ ایس نیوز اینڈ ورلڈ رپورٹ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ امریکہ نے اب تک ایٹمی توانائی کے سلسلہ میں مختلف سکیموں میں اب تک ۸۵ کھرب ڈالر لگائے ہے۔

ایران اور بھارت میں تجارتی معاہدہ

نئی دہلی ۱۶ دسمبر: ایران اور بھارت کے درمیان تجارتی معاہدہ پر آج دستخط ہو گئے ہیں۔ بھارتی نائب وزیر خارجہ مسٹر چندا نے کہا ہے۔ کہ بھارت اور ایران میں قدیم ترین تعلقات چلے آ رہے ہیں وہ اس معاہدہ سے مضبوط تر ہو جائیں گے۔ ایرانی سفیر مسٹر حکمت نے وہاں سے تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ اس معاہدہ سے روشن مستقبل کی پیشگوئی کی جا سکتی ہے۔

ہوئی مانگ تھی۔ جس نے قیمتوں میں کمی نہیں ہونے دی مسٹر برڈکس نے امید ظاہر کی۔ کہ لورپول کاٹن ایسوسی ایشن اور مصری ارباب اقتدار کے درمیان حال ہی میں جو معاہدہ ہوا ہے۔ اس پر جلد ہی عمل درآمد ہو سکے گا جس کے نتیجہ میں لورپول اور اسکندریہ میں بیک وقت لمبے ریشے کی کپاس کی منڈیاں قائم کر دی جائیں گی۔

بقیہ لیڈر (صفحہ ۳ سے آگے)

اور آئین و دستور پر بحث و مباحثہ دینی جوشمندوں کی طرف سے انتہاپسندانہ مطالبے اور اس کے بعد قیام نظم کے نیم فوجی اقتدار کا تسلط۔ سوال (قدرۃً) یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس دعوے میں اصلیت کہاں تک ہے کہ اسلام نظم ملت کا پیدا کرنے والا ہے۔" الخ

سوال مخالف کیمپ کے ایک بڑے سردار کی جانب سے پیش ہوا ہے۔ مسلمان تیاہیں اور خوب سوچ بچار کے بعد تیاہیں۔ کہ چیلنج کا کیا جواب ان کے پاس ہے؟ ۔ مقالہ مختصر نہیں خاصہ طویل ہے۔ مقالہ نگار کی نظر کے سامنے مصر کی الاخوان المسلمون۔ ایران کی فدائیانِ اسلام پاکستان کی جماعت اسلامی اور انڈونیشیا کی دارالاسلام اور اس قسم کی ساری تحریکیں اور ان کی تخریبی کارروائیاں ہیں۔ ان سب کو مثال میں پیش کر کے وہ کہتا ہے کہ ہر ملک میں قیام و تحفظ امن کے لئے آخر فوجی ہی اقتدار کو برسرِ کار آنا پڑتا ہے۔

سوال آج اور زیادہ ابھر آیا ہے۔ بانی پیش تو صدہا سال سے ہے۔ دینی تحریکیں اصلاح و تجدید دین کی تحریکیں بڑے زور شور سے مخلص و پُرجوش ہاتھوں سے اٹھتی ہیں اور دیر نہیں ہونے پاتی۔ کہ آپس ہی کی رنجشوں اور مخالفتوں سے شدید خانہ جنگیوں کے تھپیڑوں سے پاش پاش ہو جاتی ہیں۔ عرب ہو یا ہند۔ مصر ہو یا پاکستان ہر ملک میں تقریباً یہی انجام ہر اسلامی تحریک کا ہوتا چلا آیا ہے۔ یہاں تک کہ بعض وقت تو بڑے بڑے پُرامید دل کو بھی کچھ مایوسی سی ہو جاتی ہے۔ اور دل یہ سوال کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ کہ اب عمر فاروق رضی کی جامعیت یعنی جوش کے ساتھ ہوش اور جذبۂ دینی کے ساتھ تدبّر کیا کبھی دیکھنے میں نہ آئے گی؟ اور امت کی کشتی کی قسمت میں اب ہمیشہ کے لئے یونہی جھکولے کھاتے رہنا اور طوفان کے تھپیڑے سہتے رہنا ہے؟ (صدق جدید مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۵۴ء)

روزنامہ ٹائمز لندن کے اس تبصرہ کو محض مغربی اقوام کی اسلام کے خلاف ایک سازش کہہ کر ٹال دینا جائز نہیں ہوگا جیسا کہ انتہاپسند حلقہ کی طرف سے کیا گیا ہے۔ کیونکہ خواہ یہ سازش ہی ہو۔ مگر ہمارے لئے یہ "ایک لمحۂ فکریہ" ضرور پیش کرتا ہے۔ اور ہمیں دور اندیش لوگوں کی طرح جیسا کہ مولانا دریا بادی کو ڈالا ہے سوچ میں ضرور ڈال دیتا ہے۔ اور ہمیں اس بات کی طرف ضرور توجہ دلا دیتا ہے۔ کہ دشمن نے جو بات کہی ہے آیا وہ ہمارے لئے ایک اہم مسئلہ ہے یا نہیں دشمن بے شک عیب جوئی ہی کرتا ہے۔ اور ہمارے دامن کے ذرا سے دھبہ کو تاریک پہاڑ بنا کر پیش کرتا ہے مگر اس ذرا سے دھبہ کو نظرانداز کر کے دشمن پر بدنیتی کا الزام لگاتے چلے جانا ہمارے کسی کام نہیں آسکتا۔ اور جیسا کہ دانا‌ؤں کا کہنا ہے۔ کہ دشمن کی عیب جوئی سے بھی فائدہ اٹھانا عقلمندی کا کام ہے۔ ہمیں بھی ٹائمس لندن کے اس تبصرہ پر اسی غرض سے غور کرنا چاہیئے۔ اور اور نہیں تو اس دھبہ کو مٹانا چاہیئے۔ جس کو دکھا کر وہ ہمارے عیوب کو پہاڑ بنا بنا کر دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔

سوال صرف یہ ہے۔ کہ ٹائمس لندن نے جو کچھ کہا ہے اس میں اتنی سچائی ہے یا نہیں کہ اسلامی ممالک میں اسلام کے نام پر اندرونی خلفشار موجود ہے۔ اور مسلمان مسلمان سے اسلام کے نام پر بدظن ہے، اور مسلمان مذہب کے لئے ایک دوسرے کا گلا کاٹنے سے بھی دریغ نہیں کرتے

سوال یہ ہے۔ کہ کیا یہ بات درست نہیں ہے۔ کہ اسلامی ممالک میں اسلام کے نام پر ایسی جماعتیں وجود میں آگئی ہوئی ہیں۔ جو یہ نظریہ رکھتی ہیں کہ اسلام کے لئے اقتدار پر قوت سے قبضہ کرنا جائز ہے۔

غور کا مقام ہے کہ جو جماعتیں "قوت" کے استعمال کو امکان کی صورت میں ہی سہی جائز سمجھتی ہیں خواہ وہ کتنا بھی اپنی آئین پسندی کا ادعا کریں۔ ان کا دانستہ یا نادانستہ قوت کے استعمال کی طرف ڈھلوان پر پھسل جانا ہر وقت ممکن ہی نہیں بلکہ اغلب ہے اور ایسی ذہنیت کسی نہ کسی وقت جب قوت کے استعمال کا امکان نظر آئے ملک میں باعث فتنہ و فساد ہو سکتی ہے جس کو دنیا کی کوئی جمہوری سے جمہوری حکومت بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ اس لئے مصر کے واقعات کو مغربی اقوام کی اسلام کو مٹانے کی محض سازش کہہ دینا حقیقت کا پورا اظہار نہیں ہے، اور اس طرز پر سوچنے سے ہم کسی صحیح نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتے۔

اس لئے ہماری دیانتدارانہ رائے یہ ہے۔ کہ مغربی سازش سے اسلامی ممالک کو محفوظ کرنے کا جو بہترین طریق ہے وہ یہ ہے۔ کہ ہم اسلام کے نام پر جو ان ممالک میں خلفشار ہے۔ اس کی حقیقی وجوہات معلوم کریں۔ اور ان کو جڑ سے اکھاڑ دینے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ اس کے لئے عملی طریق کار ایک ہے اور صرف ایک اور وہ یہ ہے کہ تمام اسلامی ممالک مل کر غور کریں اور ایک متحدہ فیصلہ*

اعلان نکاح

میرے بھائی احسان الحق صاحب پسر مکرم شیخ فضل حق صاحب ریٹائرڈ ہیڈ کنسٹیبل حال جامکے ضلع سیالکوٹ کا نکاح مکرم ماسٹر حمید احمدؐ صاحب مبلغ حلقہ نے مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر ثریا بیگم صاحبہ بنت ملک عطا محمدؐ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جامکے کے ساتھ پڑھا احباب سے درخواست ہے۔ کہ براہ کرم دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

(خاکسار شیخ نورالحق ربوہ ضلع جھنگ)

درخواست دعا

میری نانی صاحبہ بہت زیادہ بیمار رہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ براہ کرم ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما کر ممنون فرماویں نیز میرے ماموں کی صحت کے لئے بھی دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

نورالحق ربوہ